خلاصہ خطبہ جمعہ 29 مارچ 2024ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔ (سورۃ البقرۃ 187)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا آیت کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت رمضان کی آیات کیساتھ رکھی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ دعاؤں کا رمضان اور روزوں کیساتھ ایک خاص تعلق ہے، رمضان میں نمازوں، تہجد اور نوافل کی طرف خاص توجہ پیدا ہوتی ہے۔ جب عام دنوں میں اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر پیار کی نظر ہوتی ہے تو پھر رمضان کے مہینہ میں جو خالصتاً خدا کی طرف بڑھنے کا مہینہ ہے۔ پورا ماحول ہی انسان کو اس حالت میں کرنے والا ہوتا ہے کہ وہ خدا کو یاد کرے، تو پھر اللہ تعالیٰ کس قدر مہربان ہوگا، اسکا ہم اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ یہ سب باتیں دل کی گہرائی سے ہوں، ایمان پر مضبوط ہوتے ہوئے ہوں نہ کہ سطحی طور پر۔

اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر مہربانی کی مثال دیتے ہوئے آپ ﷺ نے یوں فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا بڑا کریم اور سخی ہے جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔ صدق دل سے مانگی دعا کو رد نہیں کرتا۔ اور صدق دل سے مانگنے کیلئے ضروری ہے کہ گزشتہ گناہوں سے مکمل بچنے اور حقیقی توبہ کا عہد کر کے خدا تعالیٰ کی طرف آئے۔ ہم بعض دفعہ جلد بازی میں کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے دعا کی اور قبول نہیں ہوئی لیکن اپنی حالت کو نہیں دیکھتے کہ کتنا صدق دل ہے؟ کتنی سچائی سے اللہ تعالیٰ کی محبت میں ہم بڑھ رہے ہیں؟ کتنی سچائی سے ہم پچھلے گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے آئندہ گناہوں سے بچنے اور اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق پر چلنے کا عہد کر رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جاسکتا وہ تو دل کا حال جانتا ہے، پس اللہ کے فضلوں کو جذب کرنے کیلئے اس کے لوازمات بھی پورے کرنے ہونگے۔

اللہ تعالیٰ کا ہم پر رحم ہے کہ ہر سال خاص طور پر رمضان میں ہمیں یہ موقع فراہم کرتا ہے کہ اگر عام دنوں میں کوئی بھول چوک ہوگئی ہے تو اب اس مہینہ کی برکات سے فائدہ اٹھا کر میری طرف آؤ اور میرے بندوں میں شامل ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ ان دنوں میں خاص طور پر اپنے بندوں پر پیار کی نظر ڈالنا چاہتا ہے۔ بھولے بھٹکوں کو راہ راست پر لانا چاہتا ہے خاص ماحول کی وجہ سے بندوں کے عبادت کے معیار بلند کرنا چاہتا ہے۔ اس آیت میں خدا کے بندوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا عبد بننا چاہتے ہیں، حقیقی توبہ کرنا چاہتے ہیں پس حقیقی بندہ بننے کی ہمیں کوشش کرنی چاہیے۔ اور رمضان میں اس کے قرب کو پانے اور حقیقی بندے بننے کا خاص ماحول میسر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت میں بڑھنے کی کوشش کریں گے تبھی

ہم اس کے حقیقی بندے بن سکتے ہیں اور جب یہ حالت ہو گی تو خدا ہماری دعاؤں کو سننے والا ہو گا ہمیں جواب دینے والا ہو گا۔ پس ذاتی اغراض کیلئے نہیں بلکہ ہماری دعائیں خدا کا قرب پانے کیلئے ہونی چاہئیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: "یعنی جب میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں کہ خدا کے وجود پر دلیل کیا ہے تو اس کا یہ جواب ہے کہ میں بہت نزدیک ہوں۔ یعنی کچھ بڑے دلائل کی حاجت نہیں۔ میرا وجود نہایت اقرب طریق سے سمجھ آسکتا ہے۔ اور نہایت آسانی سے میری ہستی پر دلیل پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ دلیل یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی سنتا ہوں اور اپنے الہام سے اس کی کامیابی کی بشارت دیتا ہوں جس سے نہ صرف میری ہستی پر یقین آتا ہے بلکہ میرا قادر ہونا بھی پایہ یقین تک پہنچتا ہے۔ لیکن چاہئے کہ لوگ ایسی حالت تقوی اور خدا ترسی کی پیدا کریں کہ میں ان کی آواز سنوں۔ نیز چاہئے کہ وہ مجھ پر ایمان لاویں اور قبل اس کے جو ان کو معرفت نامہ ملے اس بات کا اقرار کریں کہ خدا موجود ہے اور تمام طاقتیں اور قدرتیں رکھتا ہے۔ کیونکہ جو شخص ایمان لاتا ہے اس کو عرفان دیا جاتا ہے۔

ہدایت کی راہ تبھی ملے گی جب ان شرائط پر عمل کیا جائے کہ (1) حالتِ تقویٰ پیدا ہو اور خدا ترسی ہو (۲) اس بات پر کامل ایمان ہو کہ خدا ہے۔ (۳) اس بات پر کامل یقین ہو کہ وہ کامل طاقتیں اور قدرتیں رکھتا ہے۔ مایوسی کی باتیں کرنے والے پہلے اپنے جائزے لیں کہ کیا یہ تین حالتیں ان میں ہیں؟ اور جو بھی حالات ہوں وہ اس پر قائم رہیں گے؟ ایمان کی اس حالت کے بعد خدا پر شک باقی نہیں رہتا۔

دعا کے متعلق آپؑ فرماتے ہیں کہ: دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس تبدیلی سے خدا بھی اپنی صفات میں تبدیلی کرتا ہے اور اس کی صفات غیر متبدل ہیں مگر تبدیلی یافتہ کے لئے اس کی ایک الگ تجلی ہے۔" (خدا کی صفات میں تبدیلیاں نہیں ہوتیں بلکہ ان کا جو اظہار ہے وہ جب انسان اپنے اندر تبدیلی پیدا کرتا ہے تو بدل جاتا ہے جس کو دنیا نہیں جانتی۔ فرمایا کہ گویا وہ اور خدا ہے۔ حالانکہ اور کوئی خدا نہیں مگر نئی تجلی سے رنگ میں اس کو ظاہر کرتی ہے۔ تب اس خاص تجلی کے شان میں اس تبدیل یافتہ کے لئے وہ کام کرتا ہے جو دوسروں کے لئے نہیں کرتا۔ یہی وہ خوارق ہیں۔

دعا کا طریق بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلواۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: "حصول فضل کا اقرب طریق دعا ہے۔ اور دعا کے کامل لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رقت ہو، اضطراب ہو اور گدازش ہو۔ جو دعا عاجزی اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالی کے فضل کو کھینچ لاتی ہے۔ اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ یہ بھی خدا تعالی کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور پھر اس کا علاج یہی ہے کہ دعا کرتا رہے، خواہ کیسی ہی بے دلی اور بے ذوقی ہو لیکن یہ سیر نہ ہو۔ تکلف اور تصنع سے کرتا ہی رہے۔ اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے

بھی دعا ہی کی ضرورت ہے۔ بہت سے لوگ دعا کرتے ہیں اور ان کا دل سیر ہو جاتا ہے۔ اور وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ کچھ نہیں بنتا۔ مگر ہماری نصیحت یہ ہے کہ اس خاک پیزی میں ہی برکت ہے "۔(یعنی خاک چھاننے میں برکت ہے۔ ایسی کوشش کرنے میں برکت ہے)۔ کیونکہ آخر گوہر مقصود اسی سے نکل آتا ہے۔ اور ایک دن آجاتا ہے کہ جب اس کا وہ دل زبان کے ساتھ متفق ہو جاتا ہے۔ اور پھر خود ہی وہ عاجزی اور رقت جو دعا کے لوازمات ہیں، پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو رات کو اٹھتا ہے خواہ کتنی ہی عدم حضوری اور بے صبری ہو، لیکن اگر وہ اس حالت میں بھی دعا کرتا ہے کہ الٰہی دل تیرے ہی قبضہ اور تصرف میں ہے تو اس کو صاف کر دے اور عین قبض کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے بسط چاہے تو اس قبض میں سے بسط نکل آئے گی اور رقت پیدا ہو جائے گی۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے جو قبولیت کی گھڑی کہلاتا ہے۔ وہ دیکھے گا کہ اس وقت روح آستانہ الوہیت پر بہتی ہے۔ گویا ایک قطرہ ہے جو اوپر سے نیچے کی طرف گرتا ہے"۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ:" یاد رکھو کہ سب سے اول اور ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کرنے کی دعا کرے۔ ساری دعاؤں کا اصل اور جُز یہی دعا ہے۔ کیونکہ جب یہ دعا قبول ہو جاوے اور انسان ہر قسم کی گندگیوں اور آلودگیوں سے پاک صاف ہو کر خدا تعالیٰ کی نظر میں مطہر ہو جاوے تو پھر دوسری دعائیں جو اس کی حاجاتِ ضروریہ کے متعلق ہوتی ہیں وہ اس کو مانگنی بھی نہیں پڑتیں۔ فرمایا کہ" بڑی مشقت اور محنت طلب یہی دعا ہے کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاوے"۔(ملفوظات جلد سوم صفحہ 617)

حضور انور نے فرمایا کہ رمضان کا اب آخری عشرہ شروع ہو رہا ہے اس میں ہمیں اللہ تعالیٰ کے حکموں کو اپنے لائحہ عمل بناتے ہوئے، ایمان میں مضبوط ہوتے ہوئے، راتوں کو اُٹھ کر اس کے حضور جھکتے ہوئے اس کے قرب کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ ہم اس ہدایت کو پانے والے ہوں جس پر اللہ تعالیٰ ہمیں چلانا چاہتا ہے۔ آمین۔ رمضان کی دعاؤں میں جماعت کی ترقی کیلئے دعا کریں، اسیر ان کی رہائی کیلئے دعا کریں، فلسطینیوں کیلئے بھی دعا کریں، اللہ ان مظلوموں کو ظالموں سے نجات دے۔ آمین

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ أَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۞عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ۞اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۞